سوال

(341) کیا رشتہ داروں کے انتظار کی وجہ سے تدفین میں تاخیر جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دور دراز کے مقامات سے بعض رشتہ داروں کے آنے کی وجہ سے میت کے دفن میں تاخیر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حکم شریعت یہ ہے کہ میت کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں جلدی کی جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«أَسرِعُوا بِالْجِنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا اليه وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ» (صحيح البخاري، باب السرعة في الجنازة، ح: ١٣١٥، و صحيح مسلم، الجنائز، باب السرعة في الجنازة، ح: ٩٤٤)

''جنازہ میں جلدی کرو۔ میت اگر نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور میت اگر اس کے سوا کچھ اور ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔''

بعض اہل خانہ کی حاضری کی وجہ سے میت کی تدفین میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، البتہ چند گھنٹے انتظار کیا جا سکتا ہے ورنہ افضل یہی ہے کہ اس کی تدفین جلد عمل میں لائی جائے۔ اہل خانہ اگر تاخیر سے پہنچیں تو ان کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھ لیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جھاڑو دینے والے اس مرد یا عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی تھی، جسے دفن کر دیا گیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی تھی تو آپ نے فرمایا:

«دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ» (صحيح البخاري، الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ح: ١٣٣٧، و صحيح مسلم، الجنائز، باب الصلاة على القبر، ح: ٩٥٦ واللفظ له)

''مجھے اس کی قبر بتاؤ۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ اس کی قبر پر جا کر ادا فرمائی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

عقائد کے مسائل : صفحہ332

محدث فتویٰ